



## سوال

(129) ضد اور اختلاف کی بنا پر نئی عید گاہ بنانے کا حکم

## جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک عید گاہ بمشورہ چند مواضع اہل حدیث و احناف کے بنائی گئی اور احناف نے وعدہ واثق کیا کہ ہم لوگ اسی مسجد میں عیدین کی نماز ادا کریں گے۔ جب عید گاہ طیار ہوئی تو احناف نے نماز پڑھنے سے انکار کیا کہ ہم لوگوں کی نماز اہل حدیث کے پیچھے نہیں ہوگی تو اہل حدیث نے جواب دیا کہ ہمارے پیچھے نماز نہیں ہوگی تو آپ اپنے گروہ سے جس شخص کو امام قرار دیجیے، اس کے پیچھے ہم لوگ بھی نماز پڑھیں گے۔

الغرض صاحبان احناف نے انکار کیا اور اس کی ضد سے ایک عید گاہ اپنی بستی سے باہر نکل کر آدھ میل کے فاصلے پر پہلی عید گاہ سے بنانا شروع کیا، تو ایک عید گاہ کے مقابلے میں دوسری عید گاہ ضد سے بنانا جائز ہے یا نہیں اور جو شخص وعدہ کر کے اپنے اقرار سے لوٹ جائے تو اس کے حق میں شارع نے کیا حکم کیا ہے اور اہل حدیث کے پیچھے مقلدوں کی نماز ہوگی یا نہیں؟

## الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

جو مسجد بلا عذر شرعی ضد اور نفسانیت سے طیار کرائی جائے تو ایسی مسجد کا بنانا جائز نہیں، بلکہ مفسدین نے اس کو مسجد ضرار میں داخل کیا ہے۔ تفسیر مدارک و کشاف وغیرہ میں ہے:

”قیل: کل مسجد بنی مباحةً أو ریاءً أو سمعةً أو لغرض سوی ابتغاء وجه اللہ فھو لاحق بمسجد الضرار“ انتہی (نقل عن فتاویٰ المولوی عبدالحی: ۱۵۶/۱) [1]

[کہا گیا ہے کہ ہر وہ مسجد جو فخر کرنے یا ریاء کاری یا سنانے یا رضائے الہی کے سوا کسی دوسری غرض کے لیے بنائی جائے تو وہ مسجد ضرار کے حکم میں ہے]

وعدہ غلانی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے علامت نفاق فرمایا ہے۔ مشکوٰۃ شریف (ص: ۱۷۰) میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

((آیۃ المنافق ثلاث: إذا حدث کذب، وإذا وعد أخلف، وإذا أؤتمن خان)) [2]

[منافق کی تین نشانیاں ہیں: جب وہ بات کرے تو جھوٹ بولے، جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور جب اسے امانت سونپی جائے تو نینانت کرے]



ہر مسلمان کی نماز ہر مسلمان کے پیچھے بلاشبہ جائز ہے، اس میں کسی کی خصوصیت نہیں ہے اور عدم جواز کی کوئی وجہ نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔

حررہ راجی رحمۃ اللہ: أبو الہدی محمد سلامت اللہ، عفی عنہ بالجواب صحیح۔ کتبہ: محمد عبد اللہ۔

واضح ہو کہ یہ سوال متضمن تین امر کو ہے۔ پہلے امر کی نسبت یہ گزارش ہے کہ بلا وجہ شرعی جو لوگ باہمی ضد و شقاق کی وجہ سے دوسری مسجد (عید گاہ) بنانا چاہیں اور مسلمانوں کی جماعت میں تفرقہ ڈالیں، وہ لوگ سورت توبہ کی آیت: **وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَكُفْرًا وَتَفْرِيقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِينَ** کو پیش نظر رکھیں۔ ایسا نہ ہو کہ وہ اس آیت کے مصداق ہو جائیں اور وہ مسجد حکم میں مسجد ضرار کے ہو جائے، جس کی شان میں **لَا تَقْمُ فِيهِ أَبَدًا** وارد ہے۔ دوسرے امر کی نسبت گزارش ہے کہ تعمیل معاہدہ و ایفائے وعدہ واجب ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا أَوْفُوا بِالْعُقُودِ** [المائدہ: ۱]

[اے لوگو جو ایمان لائے ہو! عہد پورے کرو]

وقال أيضاً: **وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا** [الإسرائ: ۳۴]

[اور عہد کو پورا کرو، بے شک عہد کا سوال ہوگا]

پس جو شخص اس حکم کی مخالفت کرے، اس میں ایک شتمہ نفاق کا ہے، جس سے بچنا واجب و لازم ہے۔

تیسرے امر کے جواب میں یہ گزارش ہے کہ اہل حدیث سچے اور خالص مسلمان ہیں۔ ان کے پیچھے نماز جائز ہونے میں کیا کلام ہے؟ نماز تو ہر مسلمان کے پیچھے جائز و درست ہے، چ جائیکہ ایسے لوگ؟ لقولہ علیہ السلام: **((الصلاة واجبة علیکم، خلف کل مسلم، براکان أو فاجر))** (أبو داود، کذا فی المنتقى) [3]

[نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: نماز تم پر واجب ہے، ہر مسلمان کے پیچھے، خواہ وہ نیک ہو یا فاجر]

شرح عقائد نسفی (جس میں اہل سنت و جماعت کے عقائد کا بیان ہے) [4] میں ہے:

**((صلوا خلف کل بروفاجر))** [5] ہر نیک اور برے شخص کے پیچھے نماز پڑھو]

اس کے حاشیہ میں ہے: **”خلافا للشيعة“** یعنی ہر ایک نیک و بد مسلمان کے پیچھے نماز پڑھو، بخلاف رافضیوں کے کہ وہ برے شخص کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے، بلکہ امام کا مجتہد یا معصوم ہونا شرط بتاتے ہیں، پس اس سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کے یہاں یہ قید نہیں ہے۔ واللہ اعلم۔ کتبہ: أبو الفیاض محمد عبد القادر، عفی عنہ۔

[1] الکشاف للزمخشري (۲/۳۰۱) مدارک التنزیل للنسفی (۲/۲۰۳)

[2] صحیح البخاری، رقم الحدیث (۳۳) صحیح مسلم، رقم الحدیث (۵۹)

[3] یہ حدیث ضعیف ہے، اس کی تخریج گزر چکی ہے۔



[4] شرح عقائد لسنفی میں اشاعرہ اور ماتریدیہ کے عقائد کا بیان ہے، لیکن غلط فہمی کی بنا پر عموماً اس کتاب میں مندرجہ تمام عقائد کو اہل سنت کے عقائد سمجھ لیا جاتا ہے۔ فلیتنبہ!

[5] شرح العقائد النسفیة (ص: ۱۶۰)

حذا ما عندي والتدأ علم بالصواب

## مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب الصلاة، صفحہ: 278

محدث فتویٰ